جلد ۲۹ | ۷- ماہ نبوت ہش ۱۳۲۰ | ۱۶- ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ ھ | ۷- ماہ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۵- ماہ نبوت - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے - الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے - دعائے صحت کی جائے :-

نظارت تالیف و تصنیف کے ماتحت جو مرکزی لائبریری ہے - وہ اب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم و مغفور کے مکان سے بابو عبد الحمید صاحب شملوی کے نئے مکان واقعہ بہشتی مقبرہ روڈ میں منتقل ہو گئی ہے :-

روزنامہ الفضل قادیان ۱۶- ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ

سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں
ایک امریکن اخبار کی دریدہ دہنی

یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہے - کہ یورپ اور امریکہ کے عیسائی اخبارات باوجود یہ علم رکھنے کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کسی رنگ میں بھی تحقیر مسلمانانِ عالم کے لئے نہایت ہی صدمہ اور رنج کا موجب ہوتی ہے - اور وہ اس سے اتنی شدید تکلیف محسوس کرتے ہیں - کہ اس کے مقابلہ میں کوئی اور تکلیف کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتی - آئے دن بلا وجہ اور بلا ضرورت اس قسم کی حرکات کرتے رہتے ہیں - جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف ہوتی ہیں - اور جن کی وجہ سے تمام دنیا کے مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پھیل جاتا ہے ؛

حال ہی میں امریکہ کے ایک اخبار "سنڈے نیوز" میں ہٹلر اور محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا - جس میں ہٹلر کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"خون آشام طبیعت کا مالک ظالم ہٹلر نپولین نہیں - بلکہ محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) سے مشابہت رکھتا ہے - محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بنی نوع کو صرف چند افراد کے ماتحت رکھنا چاہتے تھے - اور ہٹلر بھی یہی چاہتا ہے "

یہ الفاظ نہ صرف حد درجہ اشتعال انگیز - اور کروڑوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے ہیں - بلکہ واقعات اور حقائق کے لحاظ سے بھی سراسر غلط ہیں - اور ایسے وقت شائع کئے گئے ہیں - جبکہ کروڑوں مسلمان نہ صرف ہٹلر کو دنیا کا ظالم ترین انسان خیال کرتے ہیں - بلکہ اپنے بہترین نوجوان لاکھوں کی تعداد اس کے مظالم کے مقابلہ میں میدان جنگ میں بھیج رہے ہیں - اور وہ دادِ شجاعت دے رہے ہیں - پس جس انسان کو امریکہ اور انگلستان اپنا بدترین دشمن سمجھتے ہیں - اور جسے مسلمان نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - اس کو امریکہ کے ایک اخبار میں اس مقدس ترین ہستی سے تشبیہ دی جائے - جس کی مانند مسلمانوں کے نزدیک نہ کوئی ہوا - اور نہ ہو سکتا ہے - تو کس قدر رنج کا مقام ہے :-

اس بارے میں گورنمنٹ ہند کا فرض تھا - کہ جلد سے جلد ضروری کارروائی کرتی - اور حکومت برطانیہ کے ذریعہ امریکن اخبار کو اس کی دریدہ دہنی پر کافی سرزنش کرانی چاہیئے تھی - لیکن اس میں بھی تساہل سے کام لیا گیا ہے - اور ایک تازہ اطلاع مظہر ہے - کہ سر عبد الحلیم صاحب غزنوی مرکزی اسمبلی میں اس مطلب کی تحریک التوا پیش کر رہے ہیں - کہ امریکہ کے اخبار سنڈے نیوز میں شائع شدہ بیان کے خلاف احتجاج کرنے میں حکومت ہند کی سستی اور غفلت پر بحث کی جائے - نہیں کہا جا سکتا - کہ اس تحریک التوا کا کیا اثر ہو گا - مگر اس میں کوئی شک نہیں - کہ امریکن اخبار کا رویہ بہت ہی دل آزار ہے - اور اسلام کی تعلیم اس کے ایک ایک حرف کو باطل ثابت کر رہی ہے بلا شبہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگیں کیں - مگر ہر جنگ کو قابل اعتراض قرار نہیں دیا جا سکتا - بلکہ کئی جنگیں تہذیب و تمدن اور امن و امان کے قیام کے لئے ضروری ہوتی ہیں موجودہ جنگ میں ہی دیکھ لو - ہٹلر بھی جنگ کر رہا ہے اور برطانیہ اور اس کے حلیف بھی - مگر ایک طرف ہٹلر کو اگر ظالم کہا جاتا ہے - تو برطانیہ ظلم کا انسداد کرنے کے لئے جنگ کرنا ضروری سمجھتا ہے - آخر اس کی وجہ کیا ہے - ادنےٰ تامل سے ہر انسان سمجھ سکتا ہے - کہ برطانیہ دفاع کر رہا ہے - مگر ہٹلر ظالمانہ اقدام کر رہا ہے - دفاع ضروری ہوتا ہے - مگر ظالمانہ اقدام بُرا ہوتا ہے - اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک جنگیں کیں مگر وہ نتیجہ تھیں تیرہ سالہ کفارِ مکہ کے مسلسل مظالم کا مسلمانوں کو انہوں نے قتل کیا - ان کے دین کو مٹانا چاہا - ان کے محبوب آقا کو ہر قسم کی اذیتیں دیں عورتوں بچوں اور مردوں کو بھوکا پیاسا رکھا - اور ہر رنگ کے مصائب میں سے ان کو گزارا - آخر خدا کے حکم کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مسلمان مکہ کو چھوڑ کر دو سو میل دور مدینہ میں چلے گئے - گھر سے بے گھر اور وطن سے بے وطن ہو گئے مگر کفار نے انہیں وہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا - اور وہاں پر حملہ آور ہوئے جب حالات یہاں تک پہنچ گئے - اور اب از سر گذشت والا معاملہ ہو گیا - تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالے نے مقابلہ کرنے کی اجازت دی - پس آپ کی جنگیں خون آشامی کے لئے نہیں تھیں - بلکہ یہ پیدا شدہ فتنوں اور مظالم کے استیصال کے لئے تھیں -

پس ان جنگوں کی بنا پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہٹلر کے مشابہ قرار دینا انتہا درجہ کی گستاخانہ حرکت ہے - اور اس کے خلاف ہر مسلمان نفرت ظاہر کرنے پر مجبور ہے :-

پنجاب یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ کا شعبہ قائم کیا جائے

آل انڈیا مسلم ہسٹری کانگرس نے ایک اعلان کیا ہے جس میں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا ہے - کہ پنجاب یونیورسٹی نے نہ تو اب تک اسلامی تاریخ کا شعبہ قائم کیا ہے - اور نہ اپنے دائرہ میں اس مضمون کو کچھ اہمیت دی ہے - حالانکہ بنارس یونیورسٹی اور شانتی نکیتن جیسے خالص ہندو درسگاہوں میں بھی اس قسم کے شعبے قائم ہیں پنجاب یونیورسٹی کو اس اہم امر کی طرف اس سے بہت پہلے توجہ کرنی چاہیئے تھی - نہ صرف اس لئے کہ جس صوبے کے تعلیمی نظام کی وہ نگران ہے - اس میں مسلمانوں کی آبادی دوسرے تمام مذاہب کے لوگوں سے زیادہ ہے - بلکہ اس لئے بھی کہ اسلامی تاریخ نے ہی صحیح معنوں میں دنیا کو تاریخ نویسی سکھائی ہے - اور وقائع نگاری کا ایسا نمونہ پیش کیا ہے - جو پہلے موجود نہ تھا - لیکن اب جبکہ پنجاب یونیورسٹی کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جا رہی ہے اسے جلد سے جلد اسلامی تاریخ کا شعبہ قائم کر دینا چاہیئے :-

جلسہ سالانہ سنہ ۲۰-۱۳۲۱ ہش کا چندہ

جلسہ سالانہ میں اب قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔ جماعتوں اور افراد سے توقع کی گئی تھی۔ کہ وہ نومبر ۱۹۴۱ء تک اپنا اپنا بجٹ چندہ جلسہ سالانہ پورا کر دیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ آخر اکتوبر تک ساڑھے پچیس ہزار میں سے صرف ۶-۱۵-۶۱۰۰ کی رقم وصول ہوئی ہے۔

جیسا کہ احباب کو اعلان الفضل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں توجہ دلائی جا چکی ہے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں۔ جن کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا احباب اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو اب دوبارہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس چندہ کی ادائیگی جلد سے جلد فرمائیں۔ ناظر بیت المال

خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید

۹ ماہ نبوت کو خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید ہے۔ اس دن آپ اپنے مقامات پر جلسے منعقد کر کے جملہ مطالبات تحریک جدید دہرائیں۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے۔ تا کہ مختلف مطالبات کے متعلق مختلف اصحاب مؤثر تقاریر کر سکیں۔

اخبار احمدیہ

درخواست دعا عبد الحق صاحب گوگیرہ ضلع منٹگمری کی لڑکی میعادی بخار سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

تقرر آنریری انسپکٹر محمد شجاعت علی صاحب کو اضلاع شیخوپورہ و گوجرانوالہ کی جماعت کے لئے آنریری انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ جماعت ہائے متعلقہ کو چاہیئے۔ کہ ہر ممکن طریق سے ان کی مدد کریں۔ تا کہ وہ اپنا کام عمدگی کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ ناظر بیت المال

اعلانات نکاح یکم نبوت سنہ ۱۳۲۰ ہش حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے عزیزہ شوکت جہاں بیگم بنت جناب ملک محمد فقیر اللہ خانصاحب آف میرٹھ کا نکاح ملک ظہور الدین صاحب بی۔اے مرے کالج سیالکوٹ ابن ملک محمد فیروز الدین صاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے اس تعلق کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار فضل حق ریٹائرڈ ریلوے گارڈ قادیان

(۲) چودہری رشید احمد صاحب ولد چودہری کریم بخش صاحب ساکن بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ کا نکاح خدیجہ بیگم صاحبہ بنت چودہری شیخ احمد صاحب آف مراڑہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

وفات افسوس ڈاکٹر شفیع احمد صاحب احمدی حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب دہلی کے جرنلسٹ تھے۔ موت سے ایک دن قبل جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا اجلاس طلب کرنے کا اہتمام کر رہے تھے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد الوہاب عمر از دہلی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام میں مسکین یتیم اور اسیر کی خبر گیری کی تاکید

"ویطعمون الطعام علیٰ حبہ مسکینا ویتیما واسیرا۔ اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں۔ کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں۔ اور محنت و مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے۔ اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے۔ اور کچھ نہیں کر سکتی۔ اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرے۔ تو وہ گویا یتیم ہی ہے۔ پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہو گا۔ اور بیوی اسیر کی طرح ہے۔ اگر یہ عاشروھن بالمعروف پر عمل نہ کرے۔ تو وہ ایسا قیدی ہے جس کی کوئی خبر لینے والا نہیں ہے۔ غرض ان سب کی غور و پرداخت میں اپنے آپ کو الگ سمجھے۔ اور ان کی پرورش محض رحم کے لحاظ سے کرے نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے بلکہ واجعلنا للمتقین اماما کا لحاظ ہو۔ کہ یہ اولاد دین کی خادم ہو۔ لیکن کتنے ہیں جو اولاد کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ اولاد دین کی پہلوان ہو۔ بہت ہی تھوڑے ہوں گے جو ایسا کرتے ہوں۔ اکثر تو ایسے ہیں۔ کہ وہ بالکل بے خبر ہیں۔ کہ وہ کیوں اولاد کے لئے یہ کوششیں کرتے ہیں۔ اور اکثر ہیں جو محض جانشین بنانے کے واسطے اور کوئی غرض ہوتی ہی نہیں۔ صرف یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ کوئی شریک یا غیر ان کی جائداد کا مالک نہ بن جائے۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح پر دین بالکل برباد ہو جاتا ہے۔ غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو۔ اسی طرح پر بیوی کرے۔ تا کہ اس سے کثرت سے اولاد پیدا ہو۔ اور وہ اولاد دین کی سچی خدمت گزار ہو۔ اور نیز جذبات نفس سے محفوظ رہے۔ اس کے سوا جس قدر خیالات ہیں وہ خراب ہیں۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

مخلص احباب سے گزارش

مجلس خدام الاحمدیہ کا حلقہ عمل ابتدا کی نسبت وسیع تر ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مرکزی اخراجات میں بہت حد تک زیادتی ہو چکی ہے۔ مگر اس کے مقابلہ پر مجلس مرکزیہ کی آمد کے ذرائع نہایت ہی محدود ہیں۔ جس کی وجہ سے مرکزی اخراجات کا برداشت کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کے پیش نظر سال رواں کے شروع میں بعض نفقدر مخلصین سلسلہ کی خدمت میں مجلس ہذا سے مالی تعاون کے لئے تحریک کیا گیا۔ اور ماہانہ عطیہ کے وعدے حاصل کئے گئے۔ مگر بعض معطی احباب کے ذمہ دیر سے کسی قدر بقائے چلے آ رہے ہیں۔ جن کی ادائیگی کے لئے فرداً فرداً ان کی خدمت میں متعدد بار خطوط ارسال کئے گئے۔ مگر افسوس کہ بعض کی طرف سے تاحال ادائیگی نہیں ہوئی۔ چنانچہ بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ جس تعاون کے پیش نظر انہوں نے مجلس مرکزیہ سے ماہانہ عطیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس کی ضرورت آج بھی باقی ہے۔ اس لئے ازراہ کرم جس قدر بقایا ان کے ذمہ ہے ادا فرما کر آئندہ باقاعدہ وعدہ کی رقم ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ

بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے ان کے نام کے سامنے لکھی ہوئی رقوم بذریعہ محاسب دفتر الفضل کو موصول ہوئی ہیں۔ لیکن ان کے متعلق کوئی تفصیل نہیں ملی۔ متعلقہ سیکرٹریان مال جلد ان کے متعلق تفصیل ارسال فرمائیں۔ تا اس کے مطابق تعمیل کی جا سکے۔ مینیجر

(۱) شیخ بشیر حیات صاحب بی۔اے سیالکوٹ عہ (۲) مرزا محمد یوسف صاحب راولپنڈی عہ (۳) میاں

جناب مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء کو انعامی چیلنج

"تفسیر کبیر" کے شائع ہونے پر حسب آیت مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ہمارے دیگر مخالفین کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی۔ کہ ایسی تفسیر قرآن مجید ہمیں شائع کرنے کی کیوں توفیق ملی۔ جو اپنے معارف میں یکتا۔ اور اپنے نکات میں بے نظیر ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے اپنے علم کے مطابق تفسیر کبیر کے دس مقامات پر اعتراضات کئے لیکن اس سے ان کا غصہ فرو نہ ہوا۔ اور انہوں نے غیر مبایعین کو بھی تفسیر کبیر پر اعتراضات کرنے کیلئے برانگیختہ کیا لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کی جملہ آرزوؤں کو غیر مبایعین نے خاک میں ملا دیا (۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۱ء کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے) جبکہ انہوں نے کسی علمی اعتراض کو نہ پاتے ہوئے اپنے فرض کو اس طرح ادا کیا کہ اخبار "پیغام صلح" کے دو مضامین میں خوب دل کھول کر "تفسیر کبیر" کے مصنف حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اور الفاظ کی بندش کے پس پردہ ہنسی اور مذاق کو بھی مدنظر رکھا گیا۔

غیر مبایعین کے اس رویّہ کے مقابل اللہ تعالیٰ کی اجازت فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسا کیا جا سکتا ہے۔ کہ جب انہوں نے ناجائز طور پر بغیر اس کے کہ وہ "تفسیر کبیر" کے کسی مقام کو قابلِ اعتراض ثابت کریں ہنسی اور مذاق کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو ان کی اس تفسیر کی بھی حقیقت بیان کی جائے جس پر وہ مدتوں سے ناز کر رہے ہیں۔ اور اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ اور جس کو اس کے مصنف جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی مایۂ ناز تصنیف قرار دے کر تمام عیوب سے مبرّا۔ اور تمام خوبیوں کی جامع سمجھتے ہیں اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موعود تفسیر خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی یہ تفسیر ایسی پہیلیوں۔ معموں اور مغلق عبارتوں سے پر ہے۔ کہ اگر ان سے ذرا نقاب کشائی کی جائے۔ تو ہر شخص اس کو دیکھ کر ہنسے گا۔ لیکن باوجود اس کے کہ غیر مبایعین کا رویہ افسوسناک ہے۔ اور تفسیر بیان القرآن معموں اور پہیلیوں سے پُر ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے موقعہ پر بدلہ لینے کی اجازت بھی ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے حکم فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا پر عمل کرتے ہوئے اس خط میں نہایت متانت اور سنجیدگی سے تفسیر بیان القرآن کی صرف ایک پہیلی بیان کی جاتی ہے۔ اور قابل مصنف اور ان کے رفقاء سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ یا تو اس پہیلی کو حل کریں۔ اور **مبلغ بیس روپیہ کا انعام پائیں**۔ یا پھر اپنی غلطی تسلیم کریں۔ اور آئندہ ہنسی اور مذاق سے باز آئیں۔ ہاں اگر کوئی بات "تفسیر کبیر" میں قابلِ اعتراض نظر آئے۔ تو شرافت کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اس کے متعلق اعتراض کریں۔ فانتھوا خیر لکم وان عدتم عدنا۔

وہ پہیلی درج ذیل کی جاتی ہے:-

قرآن مجید میں اشیاء کی حلت و حرمت کا ذکر چار جگہ آتا ہے:-

(۱) سورۃ بقرہ (۲) سورۃ مائدہ (۳) سورۃ انعام (۴) سورۃ نحل۔ میں۔ سورۃ بقرہ مدینہ میں نازل ہوئی (بیان القرآن جلد اول صفحہ ۱۴) اور سورۃ مائدہ نہ صرف یہ کہ مدینہ میں نازل ہوئی۔ بلکہ آخری سالوں میں نازل ہوئی (بیان القرآن جلد ا صفحہ ۵۸۸) سورۃ نحل اور سورۃ انعام مکی ہیں۔ سورۃ انعام کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ وہ یکدم ایک ہی دفعہ نازل ہوئی۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے نازل نہیں ہوئی۔ (بیان القرآن جلد اول صفحہ ۶۶۲)

سورۃ انعام میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارھویں رکوع میں حلال اور حرام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:- قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ یعنی اے اللہ کے رسول۔ لوگوں کو یہ کہدے کہ میں اس وحی میں جو میری طرف نازل کی گئی ہے۔ کسی چیز کو جو کوئی کھانے والا کھائے۔ حرام نہیں پاتا۔ سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو۔ یا خون گرایا ہوا ہو۔ یا سور کا گوشت ہو۔ کیونکہ یہ سب ناپاک ہیں۔ یا وہ نافرمانی ہے کہ اس پر اللہ کے سوائے دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔ پھر جو کوئی مضطر ہو جائے۔ درآنحالیکہ نہ تو وہ خواہش کرنے والا ہو۔ اور نہ حد سے بڑھنے والا۔ تو بے شک تیرا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا۔ کہ اشیاء کی حلت و حرمت کے متعلق پہلے کوئی وحی ہو چکی تھی۔ تبھی تو فرمایا۔ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا کہ میں اس وحی میں جو میری طرف کی گئی۔ کسی چیز کو حرام نہیں پاتا۔ اس آیت سے پہلے حلت و حرمت کے متعلق نازل ہونے والی وحی سورۃ بقرہ اور سورۃ مائدہ والی آیات تو ہو نہیں سکتیں۔ کیونکہ یہ دونوں سورتیں مدنی ہیں اور سورۃ انعام مکی ہے۔ پس وہ وحی کسی ایسی سورت میں ہونی چاہیئے۔ جو مکی ہو۔ اور سورۃ انعام سے پہلے نازل ہو چکی ہو۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اس سوال کو حل کرتے ہوئے بیان القرآن جلد ا صفحہ ۷۱۸ پر فرماتے ہیں:-

"لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ بتاتا ہے۔ کہ یہاں اشارہ سورۃ نحل کی طرف ہے۔ جو بلحاظ نزول سورۃ انعام سے پہلے کی ہے۔ اور سب سے پہلے اسی میں غذاؤں کی حرمت و حلت کا ذکر آیا ہے"

قارئین کرام اس بات کو ذہن نشین کر لیں۔ کہ یہاں جناب مولوی محمد علی صاحب نے یہ فرمایا ہے۔ کہ سورۃ نحل سورہ انعام سے پہلے نازل ہوئی۔ اور سورۃ انعام کی آیت مذکورہ میں اسی آیت کی طرف اشارہ ہے۔

اب میں سورۃ نحل کی اس آیت کو لیتا ہوں۔ جس میں اشیاء کی حلت و حرمت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ کہ اللہ نے تم پر صرف مردار کو اور خون کو اور سور کے گوشت کو۔ اور ہر اس چیز کو حرام کیا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اور جو شخص ان میں سے کسی چیز کے کھانے پر مجبور کیا جائے بحالیکہ وہ نہ باغی ہو۔ اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو۔ تو یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ یقیناً بہت ہی بخشنے والا۔ اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پھر اس کے دو آیات بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ" کہ جن لوگوں نے یہودی مذہب اختیار کیا تھا ان پر بھی ہم نے اس سے پہلے وہ تمام چیزیں حرام کی تھیں۔ جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے۔ اب اس مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہ سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے یہودیوں پر تمام چیزیں حرام کی تھیں۔ جن کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے۔ وہ ذکر سورۃ مائدہ اور بقرہ میں تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ مدنی ہیں۔ سورۃ انعام میں بھی بقول مولوی محمد علی صاحب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سورۃ نحل پہلے کی ہے۔ اور سورۃ انعام بعد کی اور یہاں اس سورۃ کا اور اس وحی کا ذکر ہے جو سورۃ نحل سے پہلے کی ہو۔ اس مشکل کا حل جناب مولوی محمد علی صاحب تفسیر بیان القرآن صفحہ ۱۱۰۰ جلد ۲ میں یوں فرماتے ہیں۔ "کہ یہ سورۃ الانعام میں بیان ہو چکا ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ الانعام اس سورۃ سے پہلے نازل ہوئی تھی"

اب ناظرین کرام غور فرمائیں۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب کو سورۃ انعام کی آیت میں مشکل حل کرنی پڑی۔ تو لکھدیا۔ کہ "سورۃ نحل پہلے نازل

ہوئی۔ اور سورۂ انعام میں نحل کی آیات کیطرف اشارہ ہے۔ اور جب سورہ نحل کی تفسیر میں حلت وحرمت والی آیات کا ذکر ہوا۔ اور ذرا مشکل پیش آئی تو فرمادیا "کہ سورۂ انعام سورۂ نحل سے پہلے نازل ہوئی تھی"۔ پس یہ ایک ایسی پہیلی ہے۔ جو نہ کسی عالم کی سمجھ میں آسکتی ہے۔ اور نہ کسی جاہل کی اور نہ کسی جوان کی سمجھ میں آسکتی ہے۔ اور نہ کسی بچہ کی۔ کیونکہ ایک طرف تو مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں "کہ سورۃ انعام یکدم ساری کی ساری نازل ہوئی" پھر فرماتے ہیں "کہ سورۃ نحل سورۃ انعام سے پہلے نازل ہوئی"۔ بعد ازاں لکھتے ہیں۔ کہ "سورۃ انعام سورۃ نحل سے پہلے نازل ہوئی"۔ یہ وہ عجیب چیز ہے جو پہلے کبھی سنی نہیں گئی۔ ہاں منطقی کبھی کبھی اس کا ذکر دور کے نام سے کرتے ہیں۔ جسے سنکر بے اختیار ہنسی آجاتی تھی۔ اور دنیا میں دور کے لازم آنے کو ناممکن سمجھتے تھے لیکن جناب مولوی محمد علی صاحب نے تو ناممکن کو بھی ممکن کر دکھایا۔

پس جناب مولوی محمد علی صاحب مصنف تفسیر بیان القرآن اور ان کے جملہ رفقائے کار سے میں سوال کرتا ہوں۔ کہ براہ مہربانی وہ اس پہیلی کو حل فرمائیں۔ کہ سورۃ انعام اور سورۂ نحل ہردو سورتیں ایک دوسرے سے پہلے کس طرح نازل ہوسکتی ہیں۔ اور پھر یہ بھی ہو کہ سورۃ انعام یکدم ساری نازل ہوجائے اب اس سوال کے پیش نظر دو ہی صورتیں ہیں یا تو مصنف تفسیر بیان القرآن اور انکے متعلدین میں سے چھوٹے سے لے کر بڑا شخص جسے علم کا دعویٰ ہو وہ دنیا کے کسی سمجھدار کے سامنے یہ ثابت کردے کہ سورۃ انعام سورۃ نحل سے پہلے نازل ہوئی۔ اور سورۃ نحل سورۃ انعام سے پہلے نازل ہوئی باوجود اس کے کہ سورۃ انعام یکدم نازل ہوئی۔ تو ہم سے انعام لے۔ لیکن اگر وہ اس کو اپنی غلطی تسلیم کریں۔ جیساکہ ہر شریف آدمی دنیا میں کیا کرتا ہے۔ تو آئندہ تفسیر کبیر کے متعلق بے جا اعتراضوں سے باز آئیں۔ اور پہلے جو نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان کو واپس لیں

اب میں اسی سوال کے دوسرے حصہ کو لیتا ہوں۔ مولوی محمد علی صاحب ایک جگہ تحدی سے اپنی تفسیر بیان القرآن جلد ۱ صفحہ ۶۶۴ پر لکھ چکے ہیں کہ سورۂ نحل پہلے کی نازل شدہ ہے۔ اور سورۂ انعام بعد کی۔ پس اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا سورۂ نحل کی آئت وعلی الذین ھادو احرمنا ما قصصنا علیك من قبل کی آیت کا اشارہ سورۂ انعام کی طرف تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ بعد کی نازل شدہ ہے۔ اور مولوی صاحب کے نزدیک سورۂ نحل میں بھی نہیں بلکہ کسی پہلی سورۃ میں ہونا چاہیئے۔ تبھی تو انہوں نے سورۂ انعام کا ذکر کرکے مشکل میں پڑنے کی سعی گوارا فرمائی۔ سورۂ مائدہ اور سورۂ بقرہ اس کا مصداق نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ وہ مدنی ہیں۔ پس وہ بتائیں کہ کسی اور مکی سورۃ میں وہ حلال وحرام کا ذکر کہاں ہے۔ جس کا ذکر اس آئت میں کیا گیا ہے۔

بالآخر میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے بھی یہ امید کروں گا۔ کہ جہاں انہوں نے ان لاہوری بھائیوں کو ہمارے خلاف اکسانے کی کوشش کی۔ وہاں اب ان سے ہمارے معقول اعتراض کا جواب بھی دلائیں گے۔ اور جیساکہ وہ اپنے آپ کو اغلوطات کے حل میں لاثانی سمجھتے ہیں۔ وہ اس دَور کو درست کرنے کے لئے ان کی مدد فرمائینگے شائد اس طرح ان کو بھی انعام سے کچھ حصہ مل جائے۔ اور ان کی خواہش جو انہوں نے ۲۴ اکتوبر کے اہلحدیث میں کی ہے پوری ہوجائے۔

خاکسار نورالحق واقف تحریک جدید

تعلیم وتربیت

اخلاص سے عبادت کا نتیجہ

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ پیدائش انسانی کی غرض عبادت الٰہی ہے۔ جیساکہ آئت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ظاہر ہے۔ لیکن عبادتِ الٰہی بھی خدا کے ہاں وہی قبولیت کے لائق ہے جو اخلاص سے بجا لائی جائے۔ وہ عبادت جو ریا اور نفاق سے کی جائے۔ ہرگز خداتعالےٰ کو مقبول نہیں۔ اور قرآن کریم میں اس امر پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اور جابجا اس بات کو دہرایا گیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ قل انی امرت ان اعبد اللہ مخلصاً لہ الدین وامرت لان اکون اول المسلمین (سورۂ الزمر پ۲۳) کہ اے رسول کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ میں خدا کی عبادت اس کے لئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے بجالاؤں نیز مجھے حکم ہے کہ میں اول المسلمین بنوں ایک دوسرے مقام میں فرمایا۔ وما امرُوا الا لیعبدوا اللہ مخلصاً لہ الدین (سورۃ البینہ پ۳۰) کہ لوگوں کو حکم تھا۔ کہ اطاعت کو خالص کرتے ہوئے خدا کی عبادت بجالائیں۔

غرض اس مضمون کو قرآن کریم نے ولقد صرفنا الخ کے اصول پر متعدد مقامات پر بیان کیا ہے۔ مگر پھر بھی بہت لوگ ہیں۔ جن کی عبادت غافلوں کی طرح ہوتی ہے۔ اور اخلاص سے بجا نہیں لائی جاتی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا کے ہاں انہیں کوئی قبولیت بھی حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ حسب وعید ویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون۔ الذین ھم یُرآؤن ویمنعون (الماعون پ۳۰) ایسے لوگ خدا کے عذاب کے مستحق ہیں۔ پس جب کسی انسان کو عبادت کی توفیق ملتی ہے۔ تو کیوں نہ وہ بجائے ریاکاری اور نفاق کے اخلاص سے بجالائے اور خدا کی قبولیت حاصل کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص سالہا سال بدیں خیال عبادت کرتا رہا۔ کہ لوگ اسے ولی اللہ کہیں یہ شخص جب عبادت کرکے مسجد سے باہر نکلتا تو لوگ کہتے بے شک یہ شخص عابد ہے۔ مگر فریبی اور مکار ہے۔ ریاکاری سے ایسا کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ لوگوں میں ولی مشہور ہو۔ آخر ایک عرصہ کے بعد اسے خیال آیا۔ کہ ریاکاری کی عبادت سے تو کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اب خدا کے لئے اخلاص سے عبادت کرنی چاہیئے۔ سو اس نے توبہ کی۔ اور خدا سے عہد کرکے عبادت کرنی شروع کی۔ خدا کی قدرت جونہی کہ اس نے اخلاص سے عبادت شروع کی۔ خدا نے لوگوں کے قلوب کو اسکی طرف پھیر دیا۔ پھر وہی لوگ جو اسے دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ کہ یہ منافق اور ریاکار ہے۔ یہ کہنا شروع کردیا۔ کہ ہم غلطی پر تھے۔ یہ شخص توفی الواقع ولی اور بزرگ ہے۔

غرض ریاکاری اور نفاق کی عبادت اور اخلاص کی عبادت میں رات اور دن کا فرق ہے ریاکاری اور نفاق کی عبادت انسان کو ظلمت اور تاریکی کی رات میں لے جاتی ہے۔ اور اخلاص کی عبادت ظلمت اور تاریکی سے نکال کر دن کی روشنی میں لے آتی ہے۔ اسکی مثال یوں سمجھنی چاہیئے کہ ایک گھر میں بجلی کا (Connection) نہیں ہے۔ اور گھر والے ظلمت اور تاریکی میں پڑے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ مگر ایک دوسرا گھر ہے۔ جس میں بجلی کا Connection قائم ہے۔ اور سارا گھر اس تعلق کی وجہ سے روشن ہے۔ اور ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں۔ بعینہٖ وہ شخص جو خدا کی بتائی ہوئی راہ سے دُور ہے۔ اور نفاق اور ریاکاری کا طریق اختیار کئے ہوئے ہے سخت اندھیرے میں ہے۔ مگر وہ شخص جو اخلاص سے عبادت بجالاتا ہے۔ اس کا گویا خدا سے Connection قائم ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس کی ظلمت وتاریکی کافور ہے۔ اسے روشنی حاصل ہے۔ اور خدا کے فضلوں کا وارث ہے۔ قرآن کریم میں اس مضمون کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ فرماتا ہے۔ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور والذین کفروا اولیٰئھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمٰت۔ اولٰئك اصحاب النار ھم فیھا خالدون (البقرہ پ۳) یعنی اللہ ایمانداروں کا دوست ہے انہیں تاریکیوں سے نکالکر نور کیطرف لاتا ہے اور جو لوگ خدا کی باتوں کو نہیں مانتے۔ ان ۲۲

۲۲ کا دوست شیطان ہے۔ جو انہیں نور سے تاریکیوں میں لے جاتا ہے۔ یہی لوگ دوزخ کے ساتھی ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ ہر وہ شخص جسے خداتعالےٰ نے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ اپنی عبادت اخلاص سے ادا کرے۔ اور دیکھے کہ خدا کی قبولیت اسے حاصل ہے یا نہیں۔ اگر سالہا سال وہ عبادت کرتا ہے۔ اور اپنی عمر کا ایک حصہ اس میں صرف کردیتا ہے۔ لیکن اسمیں کوئی تغیر اور انقلاب روحانی پیدا نہیں ہوتا۔ اور خدا کے سلوک میں بھی کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ تو اسے فکر کرنی چاہیئے۔ اور کسی معالج روحانی کیطرف اسے بھاگنا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جو اس زمانہ کے روحانی معالج ہیں پہلے سے فرما چکے ہیں ؎

میری طرف چلے آئیں مریض روحانی
کہ انکے درد دل دکھوں کیلئے طبیب ہوں میں

(خاکسار رفیع الدین مولوی فاضل)

صنعت وحرفت

کسی پیشہ کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جب سفر یورپ سے واپس تشریف لائے۔ تو ۲۵ر نومبر ۱۹۲۴ء کو احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ممبران نے حضور کی خدمت میں ایک تہنیت نامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں حضور نے تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو جہاں اور بہت سی قیمتی نصائح کیں۔ وہاں آپ نے انہیں صنعت وحرفت کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"میں بہت غور کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہمارے نوجوانوں کو انڈسٹری کی طرف بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ تجارت ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ اور زراعت بھی ہندوؤں ہی کے ہاتھ میں ہے۔ یہ بات وہ سب لوگ جانتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ پنجاب کے علاوہ ہندوستان میں اور بھی علاقے ہیں۔ پنجاب کے مسلمان سمجھتے ہیں۔ زراعت کہاں بنیوں کے پاس ہے۔ مگر سرگودھا اور لائل پور کے علاوہ اور بھی علاقے ہیں جہاں زراعت ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ ہندوستان میں ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں کی نسبت تین گنا ہے۔ مگر ان کے پاس مسلمانوں کی نسبت دس گنا زیادہ زمین ہے۔ ہندوستان کی انڈسٹری مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی۔ مثلاً شال۔ ہاتھی دانت کا کام۔ بنارسی دوپٹے۔ چمڑے وغیرہ کا کام اور اگرچہ اب ہندوؤں نے اس طرف بھی توجہ کی ہے۔ مگر وہ اس کام میں نئے نئے داخل ہوئے ہیں۔ مسلمان اب بھی ان سے سبقت لے جاسکتے ہیں۔ پھر نئی قسم کی صنعت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مگر ہمارے ملک کے لوگوں میں یہ عیب ہے کہ وہ ابتدائی مشکلات سے گھبرا جاتے ہیں حالانکہ آخری کامیابی ابتدائی مشکلات کے بعد ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اور وہ عام طور پر ملازمتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

دوسرے لوگوں نے تو کچھ کرنا نہیں ہماری جماعت کے نوجوانوں کے لئے صنعت و حرفت کا میدان کھلا ہے۔ بنگال میں پانچ سال سے یہ تحریک شروع ہوئی ہے مگر انگریزوں کو اعتراف کرنا پڑا ہے کہ تھوڑے تھوڑے سرمایہ سے کام شروع کرنے والوں نے یورپ کو نقصان پہنچا دیا ہے۔ مثلاً صابن سازی کا کام شروع کیا گیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جرمن آسٹرین اور جاپانی کارخانوں والے مکھیاں مار رہے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں سالانہ سیاہی کئی کروڑ روپیہ کی صرف ہوتی ہے۔ اسکے متعلق بھی بنگال میں کوشش شروع کی گئی ہے۔ اسی طرح ٹین لاکھوں روپیہ کا ولائت سے آتا ہے۔ اب بہت سا بنگال میں تیار ہونے لگا ہے۔ نب کثرت سے یورپ سے آتے تھے۔ اب ہندوستان میں بننے لگے ہیں۔ دیا سلائی بنانے میں اگرچہ کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر کارخانے جاری ہوگئے ہیں۔ یہ وہ کام ہیں جو سو روپیہ سے لے کر ہزار روپیہ تک کے سرمایہ سے شروع کئے جاسکتے ہیں۔ اور ان کاموں میں اتنا نفع ہوسکتا ہے کہ تھوڑی سی تکلیف کے بعد زیادہ آرام مل سکتا ہے۔ اگر ہمارے نوجوان اپنے آپکو ایسے کاموں میں لگائیں تو گو شروع میں انہیں تکلیف ہوگی۔ مگر آخر میں اپنے لئے اور جماعت کے لئے مفید ثابت ہوں گے اور ایسا رستہ نکل سکتا ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ دوسروں کے مظالم اور زیادتیوں سے بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی حبّ قومی رکھنے والا صنعت وحرفت کے کسی کارخانہ کا مالک ہوگا تو وہ قومی لوگوں کو بھی فائدہ پہنچائیگا۔ اور جب یہاں کارخانے جاری ہو جانے کی وجہ سے باہر سے مال آنا بند ہو جائیگا تو مسلمانوں کی تجارت اپنے ہاتھ میں لے سکتے ہیں۔ مگر یہ کام ہوسکتا ہے۔ تعلیمیافتہ لوگوں کے ذریعہ۔ جو نئے علوم سے اور دنیا کے حالات سے واقف ہوں۔ اور معلوم کرتے رہیں کہ اور لوگ کیا کر رہے ہیں۔ اس طرح جماعت کو بھی بہت مدد مل سکتی ہے اور تبلیغ میں بھی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ پس یہ ضروری امر ہے جس کی طرف کالجوں کے طلباء کو نیز سکول کے طلباء کو بھی کہ وہ بھی اسوقت موجود ہیں۔ متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ انٹرنس تک کی تعلیم حاصل کردہ بھی اگر ہوشیار ہو تو کام چلا سکتا ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں میں تو بچے پاس بھی چھوٹی چھوٹی دوکانیں شروع کر دیتے ہیں مگر مسلمانوں میں یہ بات نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے نوجوان اس طرف توجہ کریں بہ نسبت اسکے کہ گورنمنٹ کی ملازمت تلاش کرتے پھریں۔ گورنمنٹ کی بڑی سے بڑی ملازمت گورنمنٹ کے بدلنے پر ہیچ ہو جاتی ہے۔ مگر ایک ڈاکٹر ڈاکٹر ہی رہیگا خواہ کوئی گورنمنٹ ہو۔ اسی طرح صناع ہر جگہ کام کر سکتا ہے۔ اور اس قسم کے علوم تبلیغ کے لئے بھی بہت مفید ہوسکتے ہیں۔ ایک کلرک باہر جاکر کام نہیں کر سکتا مگر ایک درزی جہاں جائے کام کر سکتا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو صنعت وحرفت کی طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ ایسا میدان ہے جو دینی اور دنیوی لحاظ سے ان کیلئے مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

(الفضل مورخہ ۶ر دسمبر ۱۹۲۴ء)

پھر ۲ مارچ ۱۹۳۶ء کو دار الصناعت کے افتتاح کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس طرف جماعت کو توجہ دلائی چنانچہ فرمایا "بڑے بڑے پیشے چند ہی ہیں مثلاً ایک پیشہ وہ ہے جس سے انسان کی زندگی کا بڑا تعلق ہے اور وہ زراعت ہے۔ زراعت کے ذریعہ غلہ وغیرہ اور ایسی چیزیں پیدا کی جاتی ہیں جن پر انسان کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اسکے بعد دوسری چیز جسم کو ڈھانکنے کا سوال ہے۔ اسکے لئے کپڑا بننے والے کی ضرورت ہے۔ جسکو ہم جلاہا کہتے ہیں۔ پھر پہننے کیلئے مختلف چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً کپڑوں کے علاوہ جرابیں۔ سوئیٹر وغیرہ یہ سب چیزیں اسی پیشہ کے اندر آجاتی ہیں اور وہ سب اشیاء جن کا کپڑے کے ساتھ تعلق ہوگا۔ سب کی سب اس پیشہ سے متعلق ہونگی۔ تیسرا پیشہ معماری ہے۔ کیونکہ عناصر میں جو طوفان پیدا ہوتے ہیں ان کے اثرات سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان مکان بنائے یا ایکدوسرے کے ضرر سے بچنے کے لئے مثلاً چور یا حملہ آور سے محفوظ رہنے کیلئے مکان ضروری ہے پس تیسری چیز معماری ہے۔ چوتھا پیشہ جو اصولی حیثیت رکھتا ہے وہ لوہاری کا کام ہے۔ بہت ساری چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی انسان کو ضرورت پیش آتی ہے یا خود انسان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی حاجت ہوتی ہے۔ اس کے لئے مثلاً گاڑیاں۔ موٹریں۔ سائیکل یا ریل گاڑیاں کام میں لائی جاتی ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے اور انسانی کاموں میں سہولت پیدا کرنے کے لئے یہ دو پیشے ہیں۔ ایک لوہار کا کام۔ دوسرا ترکھان کا کام۔ ..... پھر علم الابدان ہیں وہ چیز بھی آجاتی ہے جسکو لوگوں نے مقدم رکھا ہے۔ یعنی علم کیمیا اور علم طب علم طب بھی انسانی علاج کو سہل کر دینے والی چیز ہے۔ تو گویا زراعت -۱- معماری -۲- لوہاری -۳- نجاری -۴- علم کیمیا -۵- علم طب -۶- (اور علم کیمیا دراصل ایک لحاظ سے علم کیمیا ہی کی ایک شاخ ہے) اور کپڑا -۷- بننے کا کام یہ سات پیشے ہوئے۔ باقی تمام پیشے انہی کے اندر آجاتے ہیں۔ مثلاً دوسرے کام پینٹنگ وغیرہ معماری کی بھی ایک شاخ ہیں اور علم کیمیا کی بھی۔ چمڑے کا کام اسکے علاوہ ہے تو اسے ملا کر گویا آٹھ پیشے ہوئے۔ ان آٹھ پیشوں کو جو قوم جان لیتی ہے۔ وہ اپنی ضروریات کیلئے دوسروں کی محتاج نہیں رہتی ...... ویٹرنری کا علم یعنی حیوانوں اور جانوروں وغیرہ کا پالنا اور ان کا علاج بھی علم الابدان ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ علم اور نرسنگ وغیرہ کا علم طب کے نیچے آجائینگے پس جتنے بھی علوم ہیں وہ سب انہی آٹھ پیشوں کے اندر محصور ہو جاتے ہیں کیونکہ ان میں سے بعض یا تو زراعت سے تعلق رکھتے ہونگے یا چمڑے کے کام سے تعلق رکھتے ہونگے یا معماری کے کام سے تعلق رکھتے ہونگے یا نجاری کے کام سے تعلق رکھتے ہونگے۔ ان چیزوں سے باہر شاید ہی کوئی چیز ہو"

(الفضل ۵ر مارچ ۳۶ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ صنعت وحرفت کی طرف توجہ کرنا جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کیلئے نہایت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک جدید کے سلسلہ میں حضور نے صنعت وحرفت کے فروغ کی طرف بھی توجہ فرمائی ہے۔ پس نوجوانوں کو صنعت وحرفت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اپنی اپنی طبائع۔

فریضہ تبلیغ اور ہمارا یوم تحریک جدید

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ یعنی تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے معرض وجود میں آئے ہو۔ (کیونکہ) اچھی باتوں کی تلقین کرتے ہو۔ اور بُری باتوں سے روکتے ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم جن کے کانوں میں سب سے پہلے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا یہ خطاب پڑا۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ انہوں نے اس کام کے لئے اپنے مال جان اور عزت کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔ اور انہی قربانیوں کی بنا پر انہیں خیر امت قرار دیا گیا۔ اب اس خیر امت کی حقیقی وارث صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جو اکناف واطراف عالم میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ساعی ہے۔ یہ حق وراثت متقاضی ہے۔ کہ ہم اپنے آباء کی ذمہ واریوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ ہم میں ابھی خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سے ایسے بزرگ موجود ہیں جنہوں نے بانیٔ اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کو دیکھا۔ کہ کس طرح انہوں نے اپنی ساری عمر دو زرد چادروں میں لپٹے ہونیکے باوجود شب وروز اسی قلمی ولسانی جہاد میں مصروف رہتے ہوئے گزار دی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ غفلت سے اجتناب کریں اور کامل تن دہی سے فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں مصروف رہیں۔

تحریک جدید کا اوّلین مقصد یہی ہے کہ ہر گورے کالے حاکم ومحکوم شاہ وغلام۔ امیر وفقیر۔ مزدور وسرمایہ دار۔ جاہل وعالم چھوٹے بڑے تک۔ پیغام احمدیت پہنچایا جائے۔ اسی غرض کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے صاحب استطاعت مخلصین کو جو پانچ روپے سالانہ یا اس سے زیادہ چندہ دے سکتے ہوں تحریک فرمائی۔ کہ وہ مالی قربانی کریں۔ اور جماعت کو سادگی کی تحریک فرمائی۔ تا زیادہ سے زیادہ قربانی کا احول پیدا ہو۔ اور ہر کوئی جو ایک پیسہ تک بھی بچا سکے۔ وہ امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع کرائے۔ بیکاری کے انسداد کی تحریک فرمائی۔ تا مومنین اس بارے سے سبکدوش ہو کر زیادہ سے زیادہ تبلیغ کے مصارف کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہوسکیں۔ گریجوایٹ اور میٹرک پاس مولوی فاضل یا صرف مولوی فاضل نوجوانوں کو جو دس روپے ماہوار گذارہ کے لیکر دوسال میں مبلغین کا کورس پاس کر سکتے ہوں۔ تحریک فرمائی کہ وہ اپنی زندگیاں کلیۃً دین کے لئے وقف کریں۔ جو اس کی توفیق نہیں رکھتے۔ اُن سے خواہش فرمائی کہ وہ ہر سال دو تین ماہ ہی اس غرض کے لئے وقف کر دیا کریں۔ اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو کم از کم ایک ہفتہ ہی سہی۔ اگر کسی کو خدا نے دنیا کے لوگوں میں عزت بخشی ہے۔ تو فرمایا اُسے چاہیئے۔ کہ اپنی اس پوزیشن کو سلسلہ کے مفاد کے لئے استعمال کرے۔ اور اپنے آپ کو اس امر کیلئے پیش کرے۔ کہ جب اُسے مرکز کی طرف سے کسی جگہ لیکچر دینے کی ہدایت کی جائے گی۔ تو وہ بخوشی اس کی تعمیل کریگا۔ خدام الاحمدیہ کے لئے ۹ نبوت انوار کا دن وہ دن ہے۔ کہ جب وہ دنیا کے سامنے اپنی مساعی کے نتائج پیش کریں گے۔ جب انہیں بتانا ہوگا۔ کہ انہوں نے کتنے احباب کو تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرنے کے واسطے تیار کیا۔ کتنے صاحب پوزیشن لوگوں نے ان کی تحریک پر لیکچر دینے کی آمادگی کا اظہار کیا۔ جماعت سے بیکاری کو مٹانے کے لئے انہوں نے کیا کوشش کی اور کس قدر ریزرو فنڈ کی مد میں چندہ اکٹھا کیا۔

اگر سارا سال ہم سے اس بارہ میں غفلت سے گذر گیا ہے۔ تو اب بھی وقت ہے۔ کہ ہم تلافئے مافات کریں۔ خود اپنے آپ کو تبلیغ کیلئے پیش کریں اور دوسروں میں تحریک کریں۔ تا بہترین امت کا وصف ہم میں موجود رہے اور تا ہم محروم الارث نہ قرار دیئے جاویں۔ بلکہ انعامات الٰہیہ کے مورد بنیں۔ تبلیغ کے کام کو کامیابی سے چلانے کیلئے یہ ضروری ہے، کہ ہم میں سے کوئی نکما نہ رہے۔ زیادہ سے زیادہ کمائیں۔ اور ایک مستقل فنڈ قائم کریں۔ جس کی آمد سے ہی عام اخراجات پورے ہو ۳

۳- جایا کریں۔ اگر ہم اپنے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پیش فرمودہ مطالبات تحریک جدید کو ذہن نشین کرلیں۔ اور اپنے عمل کو انکے مطابق ڈھال لیں تو یقیناً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی ہمارے لئے بہت سہل ہو جائے۔ اور کیا تعجب ہے کہ ہم اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے نئی زمین اور نئے آسمان کی تکمیل ہوتی دیکھ لیں۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تربیت واصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

بہار

مولوی محمد سلیم صاحب تحریر کرتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چالیس احباب سے ملاقات کر کے ان کو تبلیغ کی۔ دس لیکچر دیئے جن میں سے چھ تربیت جماعت کے متعلق تھے۔ ۱۸۰ میل تبلیغی سفر کیا۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سُنا۔ اور بعض نے مزید تحقیقات کی خواہش ظاہر کی۔

سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں اجرائے نبوت پر ایک مناظرہ کیا گیا۔ تین لیکچر دیئے۔ ۷۰ میل تبلیغی سفر کیا۔ ۲۶ اشخاص سے ملاقات کر کے ان کو تبلیغ کی۔ چھ سورتوں کا درس دیا۔

مالا بار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری تحریر کرتے ہیں۔ ۲۲۵ میل تبلیغی سفر کیا۔ رمضان المبارک کی وجہ سے عرصہ زیر رپورٹ میں جماعتی تربیت کا کام ہوتا رہا۔ ایک مضمون لکھا گیا۔ اور دیگر نظارتوں سے متعلق کام سرانجام دیئے گئے۔

راولپنڈی

مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ نے ۸ تا ۲۲ ر اخاء راولپنڈی اور جہلم کا دورہ کر کے تین تربیتی اور تبلیغی لیکچر دیئے۔ ۱۴ تربیتی وتبلیغی درس دیئے۔ بعض احمدیوں کو خصوصی مسائل احمدیت واسلامی کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی۔ کئی احباب کو انفرادی تبلیغ کی۔ نظارت بیت المال کے ساتھ تعاون کیا۔ "الفضل" اور "فاروق" کی خریداری کی ترغیب دی۔ ۱۹۰ میل تبلیغی سفر کیا۔

کولگام کشمیر

مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل مبلغ نے ۱۵ تا ۲۱ ر اخاء چار مقامات کا دورہ کر کے گیارہ تبلیغی وتربیتی لیکچر دئے۔ پانچ درس قرآن کریم دیئے۔ نظارت بیت المال اور نظارت جائیداد سے تعاون کیا۔ ۴۳ میل تبلیغی سفر کیا۔

مین پوری

مولوی فضل الدین صاحب نے گذشتہ چار مقامات کا دورہ کیا۔ بریلی کے مختلف حلقوں میں درس قرآن کریم دیا۔ دو خطبات جمعہ بیان کئے۔ درسوں سے احمدی غیر احمدی مرد وزن نے فائدہ اٹھایا۔

برہمن بڑیہ

سعید احمد صاحب برہمن بڑیہ سے لکھتے ہیں۔ کہ علاقہ برہمن بڑیہ کی تیرہ جماعتوں کے ۲۵۴ انصار وخدام میں سے ۴۳ نے اپنی ڈائریاں لکھوائیں۔ جنہوں نے ۷۹ مقامات کا دورہ کر کے ۳۹۰ اشخاص تک پیغام حق پہنچایا۔ جن میں ۳۸ ہندو بھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب ممبران کو اپنے اپنے رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (ناظم نشر واشاعت)

راوی کے بیٹ میں تبلیغی دورہ کا پروگرام

نام دیہہ	تاریخ
میاہدی شیرا ضلع گورداسپور	۸ و ۹ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء
میاہدی نانوں ضلع سیالکوٹ	۱۱ و ۱۲ نومبر "
دھن دیو " "	۱۴ " "
ڈیریانوالہ " "	۱۶ " "
داعیوالہ سیدا " "	۱۸ " "
موضع ڈڈگر " "	۲۰ " "
سندر گڑھ ضلع امرتسر	۲۲ و ۲۳ " "
بھینیاں ملاحاں " "	۲۵ و ۲۶ " "
چھنباں سمولہ ڈاکخانہ ضلع سیالکوٹ	۲۸ " "
بھینیاں گوجراں " "	۳۰ " "

خاکسار محمد علی مبلغ میاہدی ڈڈگراں ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ

وصیّات

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۳۶:۔ منکہ صفیہ بیگم زوجہ مولوی فضل الٰہی صاحب قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی سکنہ ناصر آباد ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد ہار نقرئی چھن کنگن نقرئی دو عدد۔ پازیب نقرئی دو عدد۔ آٹھ عدد چوڑیاں نقرئی دو عدد۔ کڑے نقرئی وزنی ۵۳ تولہ قریباً قیمتی اندازاً ۱۲ روپے گلوبند طلائی قیمتی ۲۰ روپے انگوٹھی طلائی ۱ عدد دو کانٹے طلائی وزنی اندازاً ۱ ماشہ قیمتی ۱۵ روپے۔ بمبلغ ۲۰۰ روپے مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ تحریر کر دی ہے کہ سند رہے۔ میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی

احباب سے ضروری التماس

"الفضل" مورخہ ۳۰ و ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں ان احباب کے اسمائے گرامی شائع ہو چکے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہے۔ یا قریب الاختتام ہے۔ امید ہے تمام احباب جلد سے جلد چندہ ارسال کرنے کی سعی فرمائیں گے جن احباب کی طرف سے ۱۰ نومبر ۱۹۴۱ء تک چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب وصول نہ ہو گا۔ ان کے نام وی۔ پی۔ ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم احباب سے التجاء کرتے ہیں۔ کہ وہ انہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ کاغذ کی شدید گرانی نے ہماری کمریں توڑ رکھی ہیں۔ لہٰذا انہیں چاہیئے۔ کہ اس نہایت ہی نازک دور میں ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ اور حتی الامکان ہمیں نقصان سے بچائیں۔

(منیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۴ نومبر۔ بحری وزارت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کے جہاز جرمنی کے لئے مشرق سے چوری چھپے سامان لاتے رہے۔ حال میں ایک ایسے قافلہ کا علم ہوا۔ تو برطانی جہازوں نے اس کا تعاقب کیا۔ اور جنوبی افریقہ کے قریب اسے جا لیا۔ انہیں ایک بندرگاہ میں چلنے کا حکم دیا گیا۔ مگر انہوں نے تعمیل سے انکار کر دیا۔ اس لئے برطانی فوج ان جہازوں پر اتاری گئی۔ ان میں سے تین کو اس کے ملاحوں نے ڈبونے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔

انقرہ ۴ نومبر۔ ہٹلر نے جرمن کمانڈر کو حکم دیا ہے کہ جملہ ذرائع کے ساتھ حملہ کر کے ماسکو پر جلد از جلد قبضہ کیا جائے۔ چنانچہ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق جرمنوں نے صبح سے موجائسک کی طرف سے نیا حملہ شروع کر دیا ہے بیشمار فوج۔ ٹینک اور فوجی لاریاں ماسکو کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ ہر طرف گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ کریمیا میں روسی فوجیں بھاگ رہی ہیں۔ اور جرمن و رومانی فوجیں ان کا تعاقب کر رہی ہیں۔ کریمیا کی بندرگاہ فیوڈوسیا پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔ کریمیا کے دیگر مقامات نیز ماسکو پر شدید بمباری کی گئی اور لینن گراڈ میں جگہ جگہ آگ لگا دی گئی۔ فن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ خلیج فنلینڈ میں روسی جزائر پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ یہ جزائر بہت مضبوط اور قلعہ بند ہیں۔

لنڈن ۴ نومبر سویڈن سے یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی ہے کہ روس نے فن لینڈ کو صلح کی پیشکش کی ہے۔ مگر اور کسی ذریعہ سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

انقرہ ۴ نومبر ٹرکش ریڈیو پر سرکاری طور پر اناؤنسر نے صدر جمہوریہ ترکی کے اعلان پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ ٹرکی نے جرمن فوجوں کو رستہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اور مغربی سرحد پر ۵ لاکھ ترک فوج کھڑی ہے۔

واشنگٹن ۴ نومبر۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ایک امریکن ٹینک پر ۲۹ و ۳۰ اکتوبر کی درمیانی شب ایک جرمن غوطہ خور کشتی نے آئس لینڈ کے قریب حملہ کیا۔ مگر جہاز سلامتی سے بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ جاپان گورنمنٹ کے ایک ترجمان نے ٹوکیو میں کہا۔ کہ ہم بحراوقیانوس میں جرمن پالیسی کی حمایت کرتے ہیں۔

واشنگٹن ۴ نومبر امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جہاز "رابن مور" کی غرقابی کے سلسلہ میں امریکن گورنمنٹ نے جو پروٹسٹ نوٹ بھیجا۔ اس کے متعلق جرمن سفیر نے یہ جواب دیا ہے کہ میں اس پروٹسٹ نوٹ کو اس قابل نہیں سمجھتا۔ کہ اسے جرمن گورنمنٹ تک پہنچا دوں۔

لنڈن ۴ نومبر۔ روم ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج پہلی مرتبہ جرمن ہوائی جہازوں نے باطوم اور کاکیشیا کے تیل کے دیگر مراکز پر بم باری کی۔ اتحادی حلقوں سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

بلگریڈ ۴ نومبر معلوم ہوا ہے کہ ایک جرمن سپاہی کے قتل کے انتقام کے طور پر نازیوں نے ایک سو کمیونسٹوں اور یہودیوں کو گولی سے اڑا دیا ہے۔

لاہور ۴ نومبر گورنر صاحب بہادر پنجاب نے چھ ماہ کے لئے کپڑوں کے تمام کارخانوں پر سے وقت کی پابندی دور کر دی ہے۔ تاکہ کام کے اوقات میں جبقدر ممکن ہو۔ اضافہ کیا جا سکے۔

واشنگٹن ۴ نومبر۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک لیڈر نے امریکن گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جاپان کو نوٹس دیدیا جائے کہ اگر اس نے کسی جانب اقدام کیا۔ تو ہم اس کے جہازوں کو تباہ کر دیں گے۔ کانگرس کے اجلاس میں اس مضمون کے ریزولیوشن کا نوٹس دیا گیا ہے کہ امریکہ میں جاپانی ایجنٹوں اور جاسوسوں کی سرگرمیوں کی تفتیش کی جائے۔

ماسکو ۴ نومبر۔ ماسکو کے محاذ پر دولوکولمسک کے علاقہ میں جرمنوں کے متعدد حملے پسپا کر دیئے گئے۔ روسی فوج نے ایک مقام پر کامیابی سے جوابی حملہ کیا۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچا کر نئے مورچوں کی طرف چلی گئی۔

علیگڑھ ۴ نومبر۔ مسٹر جناح نے مسلم یونیورسٹی کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ حکومت نے مسلم لیگ کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مگر اسے عمدہ سبق حاصل ہوا ہے۔ باقی ہندوستان کو بھی یہ سبق حاصل کرنا چاہیئے! اسلامی ہندوستان کے لئے ہم نے ایک چارٹر تیار کر لیا ہے۔ یعنی پاکستان۔ ہم صرف ایک چوتھائی ہندوستان کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور باقی ¾ ہندوؤں کیلئے چھوڑتے ہیں۔ ہم پاکستان کے حصول کے لئے ہر قربانی کرینگے۔ پاکستان کوئی فضول نعرہ نہیں بلکہ ہندوستان کے مستقبل کا بہترین حل ہے۔ ہم اپنے مطالبہ سے ایک انچ پیچھے نہ ہٹینگے۔

لنڈن ۵ نومبر۔ بحری وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وسطی بحیرہ روم میں ہمارے جہازوں نے دشمن کے رسد لے جانے والے تین جہاز غرق کر دئے۔ دو چار چار ہزار ٹن کے اور ایک پندرہ سو ٹن کا تھا۔ ان میں سے دو ایک قافلہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے جس کی حفاظت کے لئے جنگی جہاز بھی ساتھ تھے۔ ہمارے طیاروں نے روہر اور رائن لینڈ کے صنعتی علاقوں کی خوب خبر لی۔ آسٹنڈ اور ڈنکرک کی گودیوں پر بھی بم برسائے ہالینڈ اور ناروے کے پاس دشمن کے ایک رسد لے جانے والے جہاز پر بھی ہمارے طیاروں نے حملہ کیا۔

روم ۵ نومبر۔ آج اطالوی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانی طیاروں نے سسلی کے جنوبی علاقہ پر زنالے کے حملے کئے۔

لنڈن ۵ نومبر۔ جنگ روس کے کسی مورچہ پر کسی خاص تبدیلی کی خبر نہیں آئی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ماسکو پر دشمن کا نیا حملہ روک دیا گیا ہے موجائسک اور کالینن کے علاقوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ موجائسک کے محاذ پر سترہ جرمن ٹینک روسی صفوں کو توڑ کر آگے بڑھ آئے تھے۔ مگر انہیں روک دیا گیا۔ کالینن کے پاس لڑائی کا بہت زور ہے۔ اور جرمن یہاں فوج پر فوج لا رہے نئی افواج بھی یہاں پہنچ گئی ہیں۔ تولا کے محاذ پر بھی دشمن کی پیشقدمی روکی ہوئی ہے اوریل اور خارکوف کے درمیانی علاقہ میں لڑائی کا بہت زور ہے۔ دشمن نے کئی بار روسی مورچوں میں گھسنے کی کوشش کی مگر ہر بار اسے پیچھے ہٹا دیا گیا۔ کریمیا میں بھی لڑائی زوروں پر ہے سبسٹاپول کی طرف دشمن کے بڑھنے کی کوئی خبر نہیں آئی۔ برف اور بارش کے شدید طوفان آرہے ہیں

ٹوکیو ۵ نومبر۔ جاپان کے دفتر خارجہ کے اخبار جاپان ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ پیسیفک کے معاملہ کو سلجھانے کے لئے جاپان گورنمنٹ نے امریکہ سے سات مطالبات کئے ہیں۔ اول یہ کہ چین کو فوجی اور اقتصادی مدد نہ دی جائے دوسرے چین سے ینن دین کے متعلق جاپان بالکل آزاد ہو۔ تیسرے جاپان کے چاروں طرف ہوائی اڈے بنا کر اسے گھیرنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے۔ اسے ترک کر دیا جائے۔ چوتھے جاپان ایشیا میں جو نیا تجارتی نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسے مان لیا جائے پانچویں جاپان کی جو پونجی انگلینڈ اور امریکہ میں روکی گئی ہے۔ وہ واپس دے دی جائے۔ چھٹے مانچوکو کی گورنمنٹ اگر چاہے۔ تو اسے مان لیا جائے۔ اور ساتویں جاپان کی تجارت پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ وہ دور کر دی جائیں۔ اس اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جاپان ان مطالبات کو منوانے کا پختہ ارادہ کر چکا ہے۔ اسلئے امریکہ کو سوچ سمجھ کر جواب دینا چاہیئے۔ ورنہ اسے نتیجہ بھگتنا پڑیگا

واشنگٹن ۵ نومبر امریکن گورنمنٹ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد جنگی معاملات کے بارہ میں اہل ملک کی رائے دریافت کرتی رہتی ہے۔ تازہ رائے شماری میں ہر دس میں سے چھ نے یہ رائے دی ہے۔ کہ امریکن جہازوں کو جنگی سامان لے کر برطانی